Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۲۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات - ۲۰ - ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۱۳، ہجرت ۱۳۷۲ ہش، ۱۳ - مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۰۹

اپنی تعریف کے وقت خدا کی طرف دھیان لے جائیں

"جب خدا کی ذات کے تعلق میں اپنی ذات کا سوچا جائے اور اپنی تعریف ہوتے دیکھ کر خدا کی طرف دھیان نہ جائے تو یہ خطرناک بات ہے جس سے جماعت کو بچنا چاہیئے - خصوصاً عبادت کے وقت یہ ایک اچھی ذہنی اور روحانی ورزش ہے کہ انسان جب (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) کا عاشقانہ نعرہ بلند کرتا ہے تو تلاش کر کر کے اپنی حمد سے اپنے وجود کو خالی کر دے"
(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"قرآن شریف میں کوئی دکھا تو دے کہ کوئی ایسا حکم بھی دیا گیا ہو جس پر عمل کرنا انسانی طاقت سے بالاتر ہو یا کوئی ایسا حکم بھی ہو جس کے کرنے سے کوئی قباحت لازم آتی ہو یا نظام دین میں فساد کا اندیشہ ہو - کیا ایسی ایک کتاب جس میں ایسے احکام داخل ہیں - جو انسانی طاقت سے بالاتر ہیں یا اُن کے کرنے سے کوئی قباحت لازم آتی ہے اور نظامِ عالم درہم برہم ہوتا ہے - کبھی اس خدا کی طرف منسوب ہو سکتی ہے جو خالقِ فطرت اور منتظمِ نظام دنیا اور قوائے انسانی کے پورے اندازے جاننے والا ہے اور کیا وہ کتاب کامل اور مکمل شریعت کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے؟"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۵۴)

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

میں نے آج کے خطبہ کے لئے یہ موضوع چنا ہے کہ کون کون سی چیزیں ہیں جن سے تبتل اختیار کیا جاتا ہے اور توحید کی طرف سفر کے لئے کن کن چیزوں کا چھوڑنا ضروری ہے - ان میں سے سب سے پہلے جھوٹ ہے جو تمام برائیوں کی جڑ - سب سے بڑا وہ گناہ جو قرآن کریم کے نزدیک شرک کا درجہ رکھتا ہے اور جسے نجاست قرار دیا گیا ہے اور یہ ایسا گناہ ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کو سیچے بھی لاعلمی میں اختیار کر جاتے ہیں اور جس سے بچنے کے لئے بہت باریک در باریک نگاہ سے نیچے اترنا پڑتا ہے - پس اس مضمون کو سمجھانے کے لئے میں آج (اللہ نے چاہا تو) پوری کوشش کرونگا اور اگر آج یہ مضمون ختم نہ ہوا تو اگلے خطبہ میں اسی کو جاری رکھا جائیگا -

قرآن کریم (صاحب ایمان) کی یہ شان بیان فرماتا ہے (-) جو شخص بھی توبہ کرے اور نیک عمل کرے (-) وہ توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف تیزی سے جھکتا ہے - یہ وہی تبتل کا مضمون ہے لیکن دوسرے لفظوں میں بیان ہوا ہے -

تبتل الی اللہ کا مطلب ہے اللہ کے غیر کو چھوڑو اور خدا کی طرف دوڑو اور (توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف تیزی سے جھکتے) کا بھی بالکل وہی معنیٰ ہے صرف دوسرے الفاظ میں اس مضمون کو موقع ومحل کے مطابق بیان فرمایا گیا اور اس کی تشریح اگلی آیت میں ہے -

اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے تیزی سے جھکنا کس کو کہتے ہیں (-) یہ ان لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو جھوٹ کو دیکھتے بھی نہیں (اسکا) ایک مطلب ہے جھوٹی گواہی نہیں دیتے - ایک یہ ہے کہ اس پر نگاہ تک نہیں ڈالتے - اس قدر مکروہ سمجھتے ہیں کہ اس سے دور بھاگتے ہیں - چنانچہ اسی مضمون کی تشریح آگے ہے کہ (-) جھوٹ کی ادنیٰ قسموں سے بھی پرہیز کرتے ہیں - لغو باتیں جھوٹ کی ایک قسم ہیں - لیکن بہت ہی معمولی سی قسم ہیں تو جب وہ لغویات کی مجالس کو دیکھتے ہیں - تو اس میں ان کو کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی (-) عزت کے ساتھ اپنا دامن بچاتے ہوئے وہاں سے گزر جاتے ہیں - یہ لوگ ہیں جو سچی توبہ کرنے والے ہیں اور یہ اللہ ہی کی طرف دوڑتے ہیں - پس جھوٹ سے بچنا اولیت رکھتا ہے - تبتل اس کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے - آپ خدا کی خاطر ہر دوسری چیز کو قربان کر دیں اور جھوٹ سے دامن نہ بچائیں تو باریک اصطلاح میں آپ مشرک ہی رہیں گے اور (کوئی معبود نہیں) کی وہ پہلی منزل ہی طے نہیں ہوگی جس کے ساتھ (سوائے اللہ کے) کا اثبات ہوتا ہے -

(از خطبہ فرمودہ ۷ - اگست ۱۹۹۲ء)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم سردار عبدالرحمان صاحب مورخہ ۲۵ - مارچ ۹۳ء کو ٹلفورڈ اسلام آباد - لندن میں دل کا شدید دورہ پڑنے سے اپنے خالق حقیقی سے جاملیں - آپ کی عمر ۶۹ سال تھی اگلے روز آپ کا جنازہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبل از ظہر بیت الفضل لندن میں پڑھایا - اور غمزدہ افراد خاندان سے تعزیت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا - آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان لندن میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب آف اٹک نے دعا کرائی -

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے -

نمایاں کامیابی

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب (سابق نائب مدیر الفضل) تحریر کرتے ہیں:
اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا نواسہ عزیز النصر محمود ملک جو میجر ظفر محمود ملک اور میجر نصرت ظفر کا بیٹا اور ستار بخش ملک صاحب اسلام آباد کا پوتا ہے پاکستان بھر کے F.G. سکولوں میں پرائمری میں ۵۲۲/۶۰۰ نمبر حاصل کر کے اول آیا اور وظیفہ کا حقدار قرار پایا ہے -
مزید ترقیات و کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش ـــــ ۱۳۔ مئی ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں۔

○ اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تو نیکی بھی نہ ہوتی۔ نیکی گناہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گناہ کے وجود سے ہی نیکی کا وجود پیدا ہوتا ہے۔

○ اگر ایک شخص چلّا کر بولنے پر قادر ہی نہیں تو اس کا نرمی سے بولنا اخلاقِ فاضلہ میں سے نہیں سمجھا جاوے گا۔ اگر انسان ہمیشہ ایک ہی حالت پر قائم رہتا اور دوسرا پہلو بدل ہی نہ سکتا تو پھر نیکی بھی نیکی نہ رہ سکتی۔ افراط اور تفریط دونوں کی موجودگی ہی نیکی پیدا کرتی ہے۔

○ اگر اخلاقِ بد نہ ہوتے تو اخلاقِ فاضلہ کس کا نام ہو سکتا ہے۔ اخلاقِ رذیلہ ہوئے تب ہی اخلاقِ فاضلہ بھی ہوئے۔ کوئی اخلاقِ بد انسان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ جبھی تو انسان ان کا نقشہ ذہن میں رکھ کر انکی مذمت کرتا اور اخلاقِ فاضلہ کسی خاص کام کا نام رکھتا ہے اور انکی تعریف کرتا ہے۔

○ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امورِ دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دُوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دُور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے۔ اور قابلِ اطمینان نہیں۔

○ انسان کو اختیار ہے کہ نیکی کرے یا بدی احسان کرے یا ظلم۔ مروّت کرے یا بخل۔ ہمیشہ دونوں پہلوؤں پر لحاظ رکھ کر ہی کسی خاص انسان کے متعلق رائے زنی ہو سکتی ہے کہ نیک ہے یا بد۔ اعمال کا مفہوم یہی ہے کہ دوسری طرف بھی قدرت رکھتا ہو۔

○ اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اُٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ۔ اور گالیاں دئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے الفاظ کہے جائیں تو ہوشیار ہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو۔

○ چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بَری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔

○ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے۔

میں اپنے عہدِ وفا سے جو خود وفا کر لوں
تمہارے نقشِ کفِ پا کو رہنما کر لوں
ہزار رنج و مصائب ملیں سفر میں مگر
جو چل پڑوں تو میں چلنے کا حوصلہ کر لوں

ـــــ ابوالاقبال

○

حیاتِ نَو ملی، ڈوری جو سانس کی ٹُوٹی
کنارِ شب سے کرن آفتاب کی پھُوٹی

شبِ وصال ہی باقی رہی، نہ قُرب کا دن
مِرا تو دِن بھی تھا جھُوٹا، تھی رات بھی جھُوٹی

متاعِ درد نے دی لذّتِ فغاں مجھ کو
فلک سے مَیں نے یہ دَولت تو بارہا لُوٹی

یہ کیا کہ جب سے شبِ ہجر میرے گھر آئی
نہ تیرگی ہی گئی اس کی اور نہ پَو پھُوٹی

اُڑان دل کی نہ تھی اختیار میں ناہیدؔ
جب اِس پتنگ کی ڈور اپنے ہاتھ سے چھُوٹی

عبد المنان ناہیدؔ

○

جو ہجومِ مرد ماں میں بھی اکیلا رَہ گیا
اپنی باتیں چھوڑ کر وہ میری باتیں کہہ گیا

غم نے میری زندگی کو بخش دِیں وہ رونقیں
سخت جانی دیکھئے مَیں ہر مسرّت سہہ گیا

مَیں کہ طوفانوں سے ٹکرانا مری فطرت بنی
اِک ذرا ہلکی سی آئی لہر اور مَیں بہ گیا

نسیمؔ سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ـــــ

لجنہ کالم

تعلیم کا مسئلہ ایک ایسا اہم اور ضروری مسئلہ ہے کہ جہاں تک ہم دیکھتے ہیں انسانی تاریخ کی ابتداء سے ہی ہمیں انسان اس طرف توجہ کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ انسان کی پیدائش کے بعد سب سے پہلا کام یا انسان کے انسان بننے کے بعد سب سے پہلا سلوک جو اللہ تعالیٰ نے کیا وہ یہ ہے کہ (ـــ) آدمؑ کو اشیاء کی حقیقت بتلائی گئی۔ درحقیقت نام سے اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ کسی چیز کو پہچانا جائے اور پہچاننے سے مراد ہوتی ہے کہ کسی چیز کی حقیقت معلوم ہو۔ ایک چیز کو دوسری چیز کے مقابلے میں اسی طرح پہچانا جاتا ہے کہ فلاں چیز میں یہ گُن اور یہ یہ صفات ہیں۔ اور فلاں میں یہ۔ مثلاً آم اور خربوزہ ہے ان کی شکل اور مزے کے اختلاف سے ہی ان کو پہچانا جاتا ہے۔ اگر ان کے گن اور صفات الگ الگ نہ ہوتے تو ان میں امتیاز نہ کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ عربی زبان میں جو ابتدائی نام الہامی طور پر اشیاء کے رکھے گئے ہیں وہ ان اشیاء کی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔ پس (اس نے آدم کو نام سکھائے) کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ حضرت آدمؑ پر حقیقت اشیاء ظاہر کی گئی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سارا فلسفہ ساری سائنس ہر ایک چیز کے متعلق پورا پورا علم انہیں سکھایا گیا۔ بلکہ جس قدر اس زمانہ میں کام چلانے کے لئے ضرورت تھی اسی قدر اشیاء کے متعلق انہیں علم سکھایا گیا۔ اور اس سے ظاہر ہو گیا کہ تمام علوم کی ابتداء الہام کے ذریعے ہوئی ہے۔ اور پہلی چیز جس کی بنیاد انسان کی پیدائش کے بعد رکھی گئی وہ علم ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ساری چیزیں ابتداءً میں خود بتائی ہیں اور پھر ان کی ترقی انسان کے سپرد کی ہے اس طرح علم کی بنیاد خدا تعالیٰ نے خود رکھی۔ اور اس کی ترقی انسان کے سپرد کر دی جیسے پہلا آدم خدا تعالیٰ نے خود بنایا آگے ترقی انسانوں کے سپرد کر دی۔ پہلے آگ اللہ تعالیٰ نے پیدا کی۔ پھر اس کا قائم رکھنا انسان کے سپرد کر دیا۔ اسی طرح تمام اشیاء کی ابتدا خدا تعالیٰ نے خود قائم کی اور انہیں آگے ترقی انسان نے دی۔ یہی حال علم کا ہے۔ پہلے علم خدا تعالیٰ نے دیا۔ آگے اس میں ترقی انسان کرتے گئے۔ اسے بڑھاتے گئے۔ اور ہم برابر ابتداء سے اب تک دیکھتے چلے آئے ہیں کہ انسان علم میں ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ اس قسم کے بھی موجود ہوتے ہیں جو علوم کی قدر نہیں کرتے۔ اور ایسے وجود بھی ابتداء ہی سے چلے آئے ہیں ایسے وجودوں کا نام ابلیس رکھا گیا ہے۔ یعنی ناامیدی میں مبتلا رہنے والا۔ درحقیقت امید ہی تمام علوم کو بڑھانے اور ترقی دینے والی ہوتی ہے اور جتنی زیادہ امید ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ علوم میں ترقی کی جا سکتی ہے۔

امید کا لفظ ہمیں دو باتیں سمجھاتا ہے ایک تو یہ کہ انسان کے لئے ترقیات کے راستے کھلے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ہم ان ترقیوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔ پس جب ہم امید کا لفظ بولتے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ترقی کا راستہ کھلا ہے۔ اور ہمیں بہت کچھ ملنا باقی ہے۔ پھر یہ لفظ اس امر پر بھی دلالت کرتا ہے کہ جو باقی ہے وہ ہمیں مل بھی سکتا ہے۔

اور ناامیدی کے معنے ہیں ہے تو سہی دنیا میں بہت کچھ مگر ہمیں مل نہیں سکتا۔ پس علم سیکھنا اور علم میں ترقی کرنا امید کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر کسی کو امید ہو گی تو وہ علم سیکھے گا اور اگر نہیں ہو گی تو نہیں سیکھے گا۔

ابلیس کے معنے یہی ہیں کہ اس نے علم حاصل نہ کیا۔ اس نے سمجھا کہ جو کچھ مل سکتا تھا وہ مجھے مل گیا۔ اور جو مجھے نہیں ملا وہ کسی کو نہیں مل سکتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی امید منقطع ہو گئی۔ خدا تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے (اس نے انکار کیا اور استکبار۔ اور وہ نہ ماننے والوں میں سے ہے) اس نے کہا کہ میں اس مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتا کہ علم سیکھوں۔ استکبار کے معنے کسی چیز کو بڑا سمجھنے کے بھی ہیں۔ اس نے اس کو بڑا سمجھا کہ یہ کہاں ممکن ہے یہ باتیں سیکھی جا سکیں۔ چونکہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ آدم کا شاگرد بنوں۔

ـــــ

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ـــــ

افکارِ عالیہ

فرماتے ہیں:۔

آپ کو یہ بات بھی پیش نظر رکھنی پڑے گی کہ دین حق میں محض مقتدی بنانے کا تصور نہیں بلکہ امام بنانے کا تصور ہے لیڈر شپ پیدا کرنے کا تصور ہے اس لئے ہمارے دین میں کوئی پیشہ ور ملاّ موجود نہیں ہے۔ ہر شخص سے دین توقع رکھتا ہے کہ اگر جماعتیں اس کو چنیں عوام اس پر اعتماد کریں تو وہ قیادت کی صلاحیتیں بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور قیادت کے سلیقے جانتا ہو۔ نماز کیسے پڑھائی جاتی ہے۔ یہ بھی . . . جاننا ضروری ہے۔ صرف نماز پڑھنا ضروری نہیں بلکہ نماز پڑھانے کا علم بھی ضروری ہے محض کافی نہیں ہے . . . . کہ اپنی پیدائش اور اپنی موت کو بعض علماء کے سپرد کر دیں کہ جس طرح چاہیں وہ سلوک کریں۔ اس کو خود بھی مسائل کا علم ہونا چاہیئے کہ بچے جب پیدا ہوتے ہیں ان کے کیا حقوق ہیں اور جب لوگ مرتے ہیں تو ان کے کیا حقوق ہیں۔ ہر احمدی کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ دین حق میں جو کم سے کم قیادت کی ضرورتیں ہیں ان سے وہ پوری طرح واقف ہو اور آشنا ہو اور اسے تجربہ ہو۔ محض دیکھنے سے یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ مجھے یاد ہے وقف جدید میں ہم ظہر کی نماز وہیں پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ کام کے وقت دوسری جگہ جانا مشکل ہوتا تھا ایک دفعہ وہاں ایک اچھے خاصے مخلص دوست جو خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بڑے پیش پیش اور ان کاموں کے واقف کار تھے۔ تشریف لائے تو میں نے ان سے کہا کہ آج آپ نماز پڑھائیں ظہر کی نماز تھی۔ انہوں نے کہا مجھے نماز پڑھانی نہیں آتی۔ اگر وہ ویسے کہہ دیتے کہ میں جھجکتا ہوں تو اور بات تھی۔ میں نے کہا کہ نماز پڑھانی نہیں آتی کیا مطلب آپ کو بلکہ ہر احمدی کو نماز پڑھانی آنی چاہیئے اس کا کیا مطلب ہے کہ نماز پڑھانی نہیں آتی۔ انہوں نے کہا جی دیکھی ہوئی ہے لیکن کبھی پڑھائی نہیں۔ میں نے کہا پھر پڑھانے میں کیا حرج ہے۔ اگر آپ کو پڑھانی نہیں آتی تو آپ نے بارہا ساری عمر دوسروں کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا تو ہوا ہے آپ آج آگے جا کر نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ان کے نماز پڑھانے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ غلطی کی تھی۔ ان کی پہلے کچھ تربیت ہونی ضروری تھی۔ کیونکہ شاید وہ میرے کہنے کی وجہ سے کچھ نروس یعنی گھبراہٹ کا شکار ہو گئے۔ یا پہلی دفعہ نماز پڑھانے کے نتیجہ میں ایسا ہوا۔ ایسی اکھڑی ہوئی نماز تھی کہ پچھلے نمازیوں کے لئے ہنسی برداشت کرنا مشکل تھی۔ بڑی مشکل سے نماز کا وہ وقت گذرا۔ اس وقت خاص طور پر مجھے خیال آیا کہ ہم ایک بات سے غافل ہو گئے ہیں۔ دین حق ہم سے تقاضا کرتا ہے سردار پیدا کرنے کے۔ امام پیدا کرنے کے۔ ہم مقتدی پیدا کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی ذمہ داریاں ادا کر دیں۔ یہ تو ایک ایسا عظیم الشان راز ہے قوموں کی ترقی کا جس کو بھلا دیا۔ لیکن بعض غیر قوموں کے غیر معمولی لیڈروں نے اختیار کیا اور اس سے بڑا فائدہ اٹھایا۔ لیکن انہوں نے یہ ظلم کیا کہ اس سے منفی رنگ میں فائدہ اٹھایا۔ یعنی فائدہ تو اٹھایا لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد اسے دنیا کی ہلاکت کے لئے استعمال کیا۔ بایں ہمہ بنیادی طور پر راز یہی تھا کہ نئی نسلوں کو لیڈر اور سردار بنایا جائے۔

جس طرح اگلی نسل موجودہ نسل کے بچے ہوتے ہیں۔ اسی طرح موجود نسل کو آپ سنبھالیں اور صحیح طریق پر چلائیں تو روحانی طور پر اگلی نسل لازماً بچ جاتی ہے۔ نقائص ڈھونڈنے کے لئے آپ دوسری نسل کی شکلوں کو نہ دیکھیں۔ جب کوئی نقص ہو تو پہلی نسل کی شکلوں کو دیکھیں وہاں سے ابتدا ہوتی ہے۔ اگلی نسلوں کی تربیت کے تم ذمہ دار ہو۔ اس لئے تم پوچھے جاؤ گے کہ کل کیا پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہو۔ یہ سوال تم سے کیا جائے گا۔ اس لئے یہ نہایت ہی اہم بات ہے کہ موجودہ نسل کے احمدی جو دنیا کے کسی خطہ میں بھی آباد ہیں ان کی تربیت کی طرف فوری توجہ کریں اگر وہ نمونۂ کردار کے حامل بن جائیں تو ان کی نسلیں خود بخود ٹھیک ہونی شروع ہو جائیں گی اور ان کے اندر بھی بعض غیر معمولی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

یکم مئی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل نے اپنے یکم مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے متعلق ایک اداریہ لکھا ہے۔

A show without substance

The 21st Islamic Conference of foreign Ministers (ICFM) ended in Karachi on Thursday after adopting strong resolutions on everything from the crisis in Bosnia Herzegovina and Kashmir to disarmament and regional security. The Karachi Declaration and final communique of the conference reflects the amount of talking done and paperwork generated. Unfortunately, conferences of this nature are fast becoming flamboyant shows with virtually no implementation. Issues have remained on the OIC agenda for years without being resolved. Inevitably, good intentions are drowned in a morass of well-drafted words.

The ICFM came out with a strong resolution on Bosnia, lambasting the Serbs and demanding that action be taken by the United Nations to immediately lift the arms embargo against the Bosnian Muslims, interdict Serb weapons supplies and allow the Bosnians the right to defend themselves. The resolution was pushed through two days ahead of schedule to pressurise the UN Security Council into moving fast on adopting Article 51 allowing Bosnians to help themselves, since no one else seems willing to do so. It is indeed a sad situation that, foreign ministers of some of the world's wealthiest nations, and the diplomats at the international community's most powerful policy making body—the Security Council—appear to be helpless or impervious to the graphic footage of a nation being decimated by its rivals. As Islamic foreign ministers doled out a paltry sum of $90 million to the Bosnians at the ICFM, the Serbs succeeded in annihilating entire communities, burning alive a father and son who tried to defend their women who in turn were burned alive. All the UN could accomplish in the same time period was to throw rump Yugoslavia out of ECOSOC.

Now, more than ever, it is becoming increasingly obvious that international organisations are becoming toothless tigers in a world gone awry. The OIC and the ICFM have the potential to become a powerful voice for Muslims around the world. But the organisation is torn by internal divisions, with states who feel persecuted alleging that the OIC is becoming a political tool for forcing certain Muslim countries to toe a line drawn in Western capitals and intimated to regional surrogates. Such rancour and bitterness do not bode well for the future of the organisation. That it will continue to operate is not in doubt. But whether the OIC can transform itself into a collective body, with common goals and a unified approach, remains to be seen.

The Muslim world cannot afford to allow splits within its ranks. It is besieged by a hostile West, which at best suffers part of the Muslim world because of its oil resources. At the other end of the spectrum, the Muslim world stands accused of being the symbol of terror. The Western media splashes photos of armed militants and labels the image 'Islamic militancy on the rise.' Those arrested for bombing New York's World Trade Centre are described by religion rather than nationality. Muslims are tried and found guilty before they face a court because of their faith.

Pakistan can congratulate itself for hosting a "successful" conference, but only if the measure of success is the stacks of papers the delegates and foreign ministers carried home with them.

The News International, Saturday, May 1, 1993

اسلامی کانفرنس کے وزرائے خارجہ (آئی سی ایف ایم) کی ۲۱ ویں کانفرنس جمعرات کے روز کراچی میں ختم ہو گئی۔ اس موقعہ پر بڑی شدومد کے ساتھ ہر موضوع پر یا ہر بحران کے متعلق قرار دادیں پاس کی گئیں۔ ان قرار دوں کا تعلق بوسنیا ہرزے گووینا سے لے کر کشمیر تک اور اسلحہ کے پھیلاؤ کے روکنے اور علاقائی تحفظ سے تعلق رکھتی تھیں۔ کراچی ڈیکلریشن اور آخری کمیونیک جو کانفرنس نے شائع کیا اس بات کا مظہر ہے کہ کتنی زیادہ گفتگو کی گئی اور کتنا زیادہ کاغذی کام ہوا۔ بدقسمتی سے اس قسم کی کانفرنسیں خاص طور پر زیادہ پرجوش ہوتی جا رہی ہیں۔ اور اس سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ ان میں سے کوئی بات بھی زیر عمل نہیں آتی۔ تمام کے تمام مسائل او آئی سی کے ایجنڈے پر سالہا سال سے موجود ہیں۔ اور ان کا کوئی حل نہیں ہو سکا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ نیتیں تو اچھی ہیں لیکن یہ بہت اچھی طرح ڈرافٹ کئے گئے الفاظ میں ڈوب کر رہ گئی ہیں

آئی سی ایف ایم نے ایک زبردست قرار داد بوسنیا کے متعلق منظور کی ہے اس میں سربیا کے لوگوں کو خوب لتاڑا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ اس سلسلے میں فوری طور پر کارروائی کر کے بوسنیا کے مسلمانوں پر جو اسلحہ نہ خریدنے کی پابندی لگی ہوئی ہے اسے ختم کرائے۔ اور سربیا کے لوگوں کو جو اسلحہ سپلائی کیا جا رہا ہے۔ اسے روکے اور بوسنیا کے لوگوں کو ان کا یہ حق دے کہ وہ اپنے لئے حفاظتی اقدامات کر سکیں یہ قرار داد پروگرام کے مطابق دو دن پہلے ہی منظور کر لی گئی تاکہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل پر دباؤ ڈالا جائے اور وہ آرٹیکل ۵۱ کو منظور کرتے ہوئے بوسنیا کے لوگوں کو اس بات کا موقعہ دیں کہ وہ اپنی مدد آپ کر سکیں کیونکہ اور تو کوئی ان کی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں۔

یہ ایک نہایت افسوسناک بات ہے کہ دنیا کے بعض امیر ترین ممالک کے وزرائے خارجہ اور سفارتکار اور دانشور جو انتہائی اہم پالیسیاں بنانے والی تنظیم کے رکن ہیں یعنی سیکورٹی کونسل کے بالکل بے بس دکھائی دیتے ہیں یا ایسا کہ وہ کچھ کرنا نہیں چاہتے۔ ایک ایسے ملک کے متعلق جسے اس کا دشمن ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ نے ایک چھوٹی سی رقم یعنی ۹۰ ملین ڈالر بوسنیا کے لئے مخصوص کی ہے۔ اور یہ اس کانفرنس کے موقعہ پر کی گئی ہے جبکہ سرب لوگ بوسنیا کے لوگوں کو ختم کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ باپ اور بیٹے کو اس لئے زندہ جلایا جا رہا ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو بے آبرو ہونے سے بچانا چاہتے تھے۔ اور بعد ازاں ان عورتوں کو بھی زندہ جلا دیا گیا۔ اسی دوران اقوام متحدہ جو کچھ کر سکی ہے وہ صرف یہ ہے کہ یوگوسلاویہ کو ای سی او ایس او سی کی رکنیت سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اب جیسا کہ پہلے ایسا نہیں تھا۔

اس بات کو محسوس کیا جا رہا ہے کہ عالمی ادارے ایک ایسے چیتے کی طرح ہیں جس کے دانت نکال دیئے گئے ہوں۔ اور وہ بھی ایک ایسی دنیا میں جس کے حالات زیادہ سے زیادہ خراب ہو رہے ہیں۔ او آئی سی اور آئی سی ایف ایم دنیا بھر کے مسلمانوں کی ایک نہایت مؤثر آواز بن سکتے ہیں لیکن یہ تنظیم اندرونی طور پر بھٹی ہوئی ہے۔ کچھ ریاستیں ایسی ہیں جو یہ سمجھتی ہیں کہ او آئی سی ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتی اور یہ بعض دوسرے ممالک کو دبانے کے لئے ایک سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کی جا رہی ہے۔ اور اس کے خطوط زیادہ تر مغربی ممالک میں ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ اور وہاں سے مختلف علاقوں میں پیش کشی کی جاتی ہے۔ آپس میں یہ کینہ اور تعصب اس تنظیم کے مستقبل کے لئے کسی طور پر بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ تنظیم جاری ہے لیکن یہ بات شک و شبہ سے بالا نہیں ہے کہ او آئی سی ایک ایسی تنظیم بن سکے گی جس کے تمام اراکین مل جل کر قدم آگے بڑھائیں اور جس میں تمام کے تمام اراکین کے احکام ایک جیسے ہوں اور ان کا حصول متفقہ طور پر کیا جائے۔ اسلامی دنیا کیلئے یہ ہرگز مفید نہیں ہے کہ اس کے آپس میں تعلقات اچھے نہ ہوں۔

ایک تو دشمن مغرب نے اس کا محاصرہ کیا ہوا ہے جس میں اسلامی دنیا کا ایک حصہ اپنے تیل کے وسائل کی وجہ سے ان کے ساتھ ہے دوسری طرف اسلامی دنیا پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ دہشت گردی کی علامت بنتا جا رہا ہے۔ مغربی میڈیا تصویریں بھی شائع کرتا ہے جس میں مسلح افراد دکھائے جاتے ہیں۔ اور کہتا ہے یہ ہے اسلامی عسکریت جو آگے بڑھ رہی ہے۔ نیویارک میں بم پھٹنے کیوجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے جو ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں پھٹا جن
لوگوں کو حراست میں لیا گیا ہے ان کا
ذکر مذہب کے واسطے سے کیا جاتا
ہے بجائے اس کے کہ ان کی قومیت
کا ذکر کیا جائے مسلمانوں پر دعوے
کئے جاتے ہیں اور انہیں مجرم قرار
دیا جاتا ہے حالانکہ وہ عدالت میں
پیش بھی نہیں کئے گئے ہوتے۔ لیکن
مجرم انہیں صرف مذہب کے واسطے
سے قرار دیا جاتا ہے۔ پاکستان اپنے
آپ کو اس بات پر مبارکباد دے
سکتا ہے کہ اس نے ایک "کامیاب"
کانفرنس منعقد کی ہے۔ لیکن صرف
اس لئے کہ اس کی کامیابی کاغذوں
کے ڈھیروں سے ماپی جائے۔ اور
کاغذوں کے ڈھیروں ڈھیر نمائندے
اپنے وزرائے خارجہ اپنے ساتھ
لے کر جائیں گے۔

دی نیوز انٹرنیشنل

یکم مئی ۱۹۹۳ء

Remedy for terrorism

From A. Rehman

If the news given out by Maulana Abdus Sattar Khan Niazi, ex-Minister for Religious Affairs, about the arrest of former Federal Minister Sardar Aseff Ahmed Ali is true, then we are one step nearer to be declared a terrorist state by the US. If that happens can the people of Pakistan blame the US government?

Sardar Aseff was about the only pragmatic and honest minister in Nawaz Sharif's cabinet. To be arrested for speaking the truth and for differing with the prime minister is nothing short of terrorism.

The new government should realise that it is only because of semiliterate fundamentalists that Pakistan has become a pariah in the comity of nations and is on the threshold of being branded as a terrorist state.

If anybody is to be tried for treason it should be those who are responsible for the deaths of so many minority citizens and the sectarian killings that have been going on in the Punjab. Terrorism is the end result of bigotry and fanaticism. If you get rid of them, you will wipe out terrorism from the face of Pakistan.

Hyderabad

The News International, Saturday, May 1, 1993

اے رحمان نیوز انٹرنیشنل کے یکم مئی
۱۹۹۳ء کے شمارے میں کہتے ہیں۔
اگر مولانا عبد الستار خان نیازی
سابق وزیر برائے مذہبی امور نے جو
خبر دی ہے اور جس کا تعلق سابق وفاقی
وزیر سردار آصف احمد علی کی گرفتاری
سے ہے سچی ہے تو پھر ہم امریکہ کے دہشت
پسند ملکوں کی فہرست میں شامل ہونے
کے لئے ایک قدم اور نزدیک جا
پہنچے ہیں۔ اگر ایسا واقعہ پیش آئے
تو کیا پاکستان امریکہ کی حکومت پر
الزام لگا سکتا ہے۔ (اگر وہ پاکستان
کو دہشت گرد ملکوں کی فہرست میں
شامل کرنا چاہتے ہیں۔ سردار آصف
تقریباً ایک ہی ایسے دیانتدار وزیر
تھے نواز شریف کی کابینہ میں ان کا محض
اس لئے گرفتار ہو جانا کہ انہوں نے
سچ بولا ہے۔ اور وزیر اعظم سے اختلاف
کیا ہے۔ دہشت گردی سے کچھ کم نہیں۔
نئی حکومت کو اس بات کا احساس ہونا
چاہیئے کہ صرف نیم خواندہ بنیاد پرستوں
کی وجہ سے پاکستان عالمی برادری
میں ایک غیر پسندیدہ شخص کا حامل
ہو گیا ہے اور اب اس دہلیز پر کھڑا ہے
کہ اسے دہشت گرد ملک قرار دے
دیا جائے اگر کسی شخص پر غداری کے
لئے مقدمہ چلایا جانا چاہیئے تو یہ وہ
لوگ ہیں جو اس بات کے ذمہ دار
ہیں کہ انہوں نے اقلیتی جماعتوں کے
شہریوں کو فرقہ پرستی کی وجہ سے
موت کے گھاٹ اتارا۔ اور ایسے پنجاب
میں ہوتا رہا ہے۔ جہاں تک دہشت
گردی کا تعلق ہے یہ تو نتیجہ ہے تعصب
کا اور ہٹ دھرمی کا۔ اگر آپ ان لوگوں
سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں تو آپ
پاکستان سے دہشت گردی کا خاتمہ
بھی کر سکتے ہیں۔
(یہ خط حیدر آباد سے لکھا گیا)

ڈان

یکم مئی ۱۹۹۳ء

Head injuries

MOST head injuries are mild — the injured patient is usually talking within minutes of the event and may not have been unconscious at all. Some of these patients do not go to a doctor at any time. Many attend Casualty departments where only 1 in 5 is admitted; more than half of these patients are discharged within a day or two. However, these mildly injured patients are at risk from life threatening complications.

Majority of the survivors leave hospital with permanent brain damage, their average age is 30 years, and half of them will never work again.

Road accidents account for over 50% of fatal head injuries, but fewer than 20 per cent of these accidents are attended. Many of those injured, however, are pedestrians. Protective head gear can prevent many accidents at work. Assaults are a common cause in large cities.

Approximately 30% of patients are under the age of 10 years and 20% are between the ages of 10 and 20 years. Injury may therefore affect education and career prospects and may lead to a lifetime of disability.

Brain damage is the most important consequence of head injury. Damage to the scalp and skull is important due to the possibility of underlying brain damage. However, fatal brain damage can occur without a blemish on the scalp or a fracture in the skull.

Brain damage in civilian life usually results from acceleration or deceleration forces acting on the brain as a whole. The lesions are widespread. All injuries which cause even brief unconsciousness are associated with structural brain damage, some of which are permanent.

The concept of concussion as a functional disturbance with no visible damage is, therefore, no longer tenable, and repeated mild injuries, as occur in boxing, cause cumulative brain damage.

Disability after head injury is the result of combined mental and physical handicap. Although the physical abnormalities are obvious and therefore tend to attract most attention.

Mental symptoms are less obvious, yet they constitute the major cause of persisting disability. In retrospect avoidable facters can easily be identified under such circumstances.

Prevention is the only satisfactory solution. Our media should apprise the public about the causes and consequences of these pointless tragedies and appeal for their prevention. Prevention of such avoidable tragedies must be the prime goal for all of us irrespective of our professional affiliations.

DR. AYAZ AZHAR SIDDIQI
Karachi

DAWN SATURDAY, MAY 1, 1993

روزنامہ ڈان کے یکم مئی ۱۹۹۳ء
کے شمارے میں خطوط کے کالم میں ڈاکٹر
ایاز اظہر صدیقی کہتے ہیں۔
سر پر آنے والی چوٹ اکثر اوقات
ہلکی ہوتی ہے اور جس شخص کو چوٹ
آئی ہو وہ عام طور پر چند منٹوں ہی
میں بولنا شروع کر دیتا ہے یعنی اس
واقعے کے بعد اور یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ اس نے ہوش بالکل نہ کھویا ہو۔
ان میں سے بعض ایسے بھی چوٹ کھانے
والے ہو سکتے ہیں جو ڈاکٹر کے پاس
جاتے ہی نہیں۔ بعض ہسپتالوں کے
حادثہ کے شعبہ میں جاتے ہیں۔ جہاں
ان میں سے پانچ میں سے ایک کو داخل
کر لیا جاتا ہے اور ان میں سے نصف
سے زیادہ ایسے ہوتے ہیں جنہیں ایک
یا دو دنوں میں فارغ کر دیا جاتا ہے۔
لیکن یہ ہلکی چوٹ والے لوگ ایسی
پیچیدگیوں میں الجھ سکتے ہیں جو زندگی
کے لئے خطرے کا باعث بن جائیں۔
زندہ رہنے والوں کی اکثریت جب
ہسپتال چھوڑتی ہے تو ان کے دماغ
کو مستقل نقصان پہنچ چکا ہوتا ہے۔
ان لوگوں کی عمریں عام طور پر تیس
کے لگ بھگ ہوتی ہیں اور ان میں
سے نصف تعداد کے لوگ ایسے ہوتے
ہیں جو زندگی بھر کوئی کام نہیں کر سکتے
ایسی چوٹ کھانے والوں میں سے جن
کا نتیجہ موت ہوتا ہے پچاس فیصد ایسے
ہیں جنہیں سڑک پر حادثہ پیش آتا
ہے۔ لیکن عام طور پر ۲۰ فیصد سے بھی
کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا علاج
معالجہ کیا جاتا ہے۔
چوٹ لگنے والوں میں سے اکثریت
ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو پیدل چلتے
ہیں۔ اگر سر کے اوپر کوئی حفاظتی چیز
ہو تو کام کے دوران بہت سے
حادثات سے بچا جا سکتا ہے۔ حملے کے
ذریعے بھی ایسی چوٹیں لگتی ہیں اور
ایسا عام طور پر بڑے شہروں میں ہوتا
ہے۔ ان میں سے ۲۰ فیصد لوگ ایسے
ہوتے ہیں جو دس سال کی عمر سے کم
ہوتے ہیں اور ۲۰ فیصد جو دس
اور بیس سال کی عمر کے درمیان
ہوتے ہیں۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے
کہ یہ چوٹیں تعلیم میں حرج کا باعث
بنتی ہیں اور اسی طرح بعد میں کیریر
کے لئے بھی مشکلات پیدا کرتی ہیں
اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ
عمر بھر کے لئے انسان کو معذور کر
دیں۔
جہاں تک سر میں چوٹ کا تعلق ہے
سب سے زیادہ خطرہ دماغ کو ہوتا
ہے اور اسی کو زیادہ نقصان پہنچتا
ہے۔ اگرچہ کھوپڑی اور سر کی ہڈی
کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اور یہ ایک
خاص طور پر اہم بات ہے چونکہ اسی
نقصان سے دماغ کے نقصان کا احتمال
ہوتا ہے۔ البتہ ایسا بھی امکان ہوتا
ہے کہ سر پر خراش تک نہ آئے اور
نہ سر کی ہڈی کا فریکچر ہو۔ لیکن دماغ
کو انتہائی طور پر نقصان پہنچ جائے۔
جہاں تک انسان کے دماغ کو نقصان
پہنچنے کا احتمال ہے شہری زندگی میں
عام طور پر یہ تیزی یا ایسی طاقتوں
کا نتیجہ ہوتا ہے جنہیں ڈی سیلریشن
کہہ سکتے ہیں۔ اور جو دماغ پر اثر
انداز ہوتی ہیں۔ تمام قسم کی چوٹیں
جو تھوڑی سی بھی بے حسی پیدا کریں۔
دماغ کی ہیئت کو نقصان پہنچنے کا نتیجہ
ہوتی ہیں اور ان میں سے بعض مستقلاً

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

لبنان — تعمیرِ نو

گذشتہ روز متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان نے لبنان کے وزیر اعظم سے ابوظہبی میں ملاقات کے دوران یقین دلایا کہ وہ لبنان کی تعمیرِ نو میں بھرپور حصہ لینگے اور ہر قسم کی کوشش کر کے لبنان کو دوبارہ تعمیر کریں گے۔

انہوں نے عرب ممالک سے بھی اپیل کی کہ ان سب کو آگے آنا چاہیئے اور لبنان جو گذشتہ ۱۴ سال کی خانہ جنگی میں بہت بری طرح متاثر ہوا ہے۔ اسے دوبارہ تعمیر کرنا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ لبنان کی تعمیر نو پر بارہ ارب ڈالر خرچ آئیں گے۔ اس رقم میں سے دو ارب ڈالر کی رقم عرب ممالک نے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر تمام عرب ممالک دو ارب ڈالر دیں تو لبنان کے لئے بقیہ دس ارب ڈالر مہیا کرنا آسان کام نہیں ہے۔

متحدہ عرب امارات کے صدر اور وزیر اعظم لبنان کی ملاقات کے دوران وزیر اعظم موصوف نے بتایا کہ وہاں تعمیر نو کے کام کی موجودہ پوزیشن کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں تک استحکام کا تعلق ہے ان کی کیبنٹ نے خاصی کامیابی حاصل کی ہے۔

اس سے قبل عرب متحدہ امارات اور لبنان کے سرکاری افسروں نے ابوظہبی میں ملاقات کی تھی جس میں دو طرفہ مسائل کے حل تجویز کئے گئے اور اسی طرح مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلے میں جو گفتگو ہو رہی ہے اس کا ذکر بھی آیا۔ وہ فلسطینی جنہیں اسرائیل نے ملک بدر کیا ہوا ہے۔ ان کا اور اس کے علاوہ اور کئی معاملات کا ذکر بھی آیا۔

لبنان میں جو اس وقت حالات پیدا کئے گئے ہیں وہ بھی زیر بحث آئے اور یہ بات بھی کہ لبنانی حکومت اسرائیل کے وہاں سے انخلاء کے لئے کیا کوششیں کر رہی ہے۔ بعد ازاں عرب متحدہ امارات کے ڈپٹی پریمیئر نے کہا کہ یہ تمام گفتگو خاصی مفید ثابت ہو گی۔

سیاچین

جنرل عبدالوحید چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے کہ قوم پاکستانی افواج کے ان جوانوں پر انتہائی طور پر فخر کرتی ہے۔ جنہیں سیاچین کے علاقے میں قربانیاں دینی پڑ رہی ہیں۔ آپ ایک اگلی چوکی پر خطاب کر رہے تھے۔ یہ علاقہ دنیا کا بلند ترین علاقہ ہے۔ جو کہ شمالی حصے میں ہے اور میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ انتہائی ناگفتہ بہ حالات میں وہاں پارہ ۵۰ "پچاس" سنٹی گریڈ منفی ہو جاتا ہے اور جہاں برف کے جھکڑ چلتے ہیں اور برفانی تودے عام طور گرتے رہتے ہیں۔ وہاں کامیابی کا زیادہ تر انحصار فوجی جوانوں کی حوصلہ مندی پر ہے۔ اور اس بات پر ہے کہ وہ کس حد تک اپنے آپ کو صحت مند رکھتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں ایمان کا معیار کیا ہے اور ان کا ایمان کس طرح ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ آپ نے کہا کہ وہ یہ بات دیکھ کر انتہائی خوشی محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے سیاچین میں متعین جوانوں میں یہ سب خوبیاں موجود ہیں۔ جنرل عبدالوحید نے اس بات پر زور دیا کہ قوم اس بات سے پوری طرح آگاہ ہے کہ ان جوانوں کو کیسی کیسی مشکلات کا سامنا ہے اور وہ بہت کم وسائل کے باوجود کس طرح انتہائی کوشش کر کے ڈٹے ہوئے ہیں۔

بقیہ: صـ۵

قائم رہتی ہیں۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ بات قابل قبول نہیں کہ کنکشن گو نظر تو نہیں آتی لیکن اس سے دماغ پر اثر پڑ سکتا ہے۔ یہ اس کا باعث ہے۔ بار بار چھوٹی چھوٹی چوٹیں لگنے سے جیسے باکسنگ میں ہوتا ہے دماغ کو آہستہ آہستہ نقصان پہنچتا رہتا ہے۔ اگر سر پر چوٹ آنے کے بعد انسان معذور ہو جائے تو یہ بات ذہنی اور جسمانی معذوری کا باعث بنتی ہے۔ اگرچہ جسمانی غیر معمولی باتیں ظاہر و باہر ہوتی ہیں اور انہیں کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ جہاں تک ذہنی علامات کا تعلق ہے وہ عام طور پر کم ظاہر ہوتی ہیں حالانکہ معذوری کے دوام کے لئے انہی کی زیادہ اہمیت ہے۔

ان حالات میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر فلاں بات سے احتراز کر لیا جاتا تو بچا جا سکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ احتیاط ہی ایک ایسی چیز ہے جو اس کا تسلی بخش حل کہلا سکتی ہے۔ ہمارے میڈیا یعنی اخبارات۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ ان "بے وجہ" حادثات کی وجوہات کیا ہیں اور اس بات کی اپیل کریں کہ لوگ احتیاط برتیں۔ ہمارا ہدف یہ ہونا چاہیئے کہ اس قسم کے حادثات جنہیں روکا جا سکتا ہے وہ ہر قیمت پر روکے جائیں چاہے ہم کسی ہی پیشے سے تعلق رکھتے ہوں۔

(یہ خط کراچی سے لکھا گیا)

یاد رفتگان — عبدالرزاق خان

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب

میرے چچا جان محمد صدیق خان صاحب ولد عبدالواحد خان صاحب ۱۹۲۷ء میں کاٹھگڑھ انڈیا میں پیدا ہوئے۔ پاکستان بننے پر خاندان کے افراد کے ساتھ چک ۲/T.D.A خوشاب میں آباد کاری سکیم میں رہائش اختیار کی۔

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے پیدائشی احمدی تھے۔ ہم نے جوانی سے انہیں نمازی پایا۔ جوانی میں ہی داڑھی رکھی۔

آپ ایک سیدھے سادھے اور شریف انسان تھے۔ بعض موقعوں پر اپنے حقوق سے محروم ہو کر بھی امن کو قائم رکھا۔ عبادت کا وقت جہاں بھی ہو جاتا۔ وہیں عبادت شروع کر دیتے جماعتی عہدوں پر بھی اپنے فرائض کو عمر بھر نبھاتے رہے۔

البیت چک ۲ ٹی۔ ڈی۔ اے کے لئے اچھے معاون ثابت ہوتے۔ جب بھی کوئی تعمیر اور مرمت کا پروگرام جماعت بناتی۔ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے گاؤں میں رہائش کے لئے بہت اچھا مکان بنوایا۔

جماعت کے مہمانوں کی میزبانی کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔ اکثر وقت البیت میں گزارتے۔

کھیتی باڑی میں بہت محنت کرتے۔ ان کا پندرہ ایکڑ رقبہ دوسرے کاشتکاروں (کے رقبہ) کی نسبت بہتر فصل دیتا تھا۔

چچا جان کی کچھ زمین ککی نو شور کوٹ میں بھی تھی، ۱۹۹۰ء جنوری میں اس کی دیکھ بھال کیلئے حسب معمول گئے۔ سڑک پار کرنے لگے تو ایک ٹرک سے حادثہ پیش آ گیا۔ بہت چوٹیں۔ فوری طور آپ کو ہسپتال لایا گیا۔ بعد ازاں ملٹی ہسپتال فیصل آباد لایا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق آپ کی ٹانگ کاٹنی پڑی۔

پھر فضل عمر ہسپتال ربوہ لایا گیا چوٹیں جان لیوا ثابت ہوئیں۔ ۲۲ جنوری ۱۹۹۰ء کو وفات پائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ چچا جان کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

بقیہ صـ۳

تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اس ضمن میں اور بھی بہت سے امور سامنے آتے ہیں جن کے متعلق مختلف وقتوں میں جماعتوں کی مجلس عاملہ کو ہدایات دیتا رہا ہوں لیکن مختصراً اب جماعتوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب وہ سر جوڑ کو بیٹھیں گے اور پروگرام بنائیں گے تو اللہ نے چاہا تو خود ان کے ذہن میں بھی بہت سی باتیں ابھریں گی۔ اللہ تعالیٰ ان پر نئے نئے رستے روشن فرمائے گا۔ ایک اور اہم پہلو جس کی طرف ساری دنیا کی مجلس عاملہ کو توجہ دینی چاہیئے وہ تربیتی لٹریچر کی تیاری ہے۔ ہر ملک کے لحاظ سے اس کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تربیتی لٹریچر تیار ہونا ضروری ہے

دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کرتا جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کر دے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی۔ اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالمنان صاحب کوثر کارکن ماہنامہ انصاراللہ ربوہ کی اہلیہ محترمہ ساجدہ تنویر صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ دارالفضل نمبر ۲ کی ٹانگ کا اپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہو چکا ہے۔

○ مکرم صوبیدار عبدالرشید صاحب کے نواسے عزیز بشیر احمد ناصر ابن مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ ابھی تک مکمل صحت یاب نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے اور بزرگوں سے جلد صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب کارکن خلافت لائبریری کا نواسہ حماد احمد بعمر ڈیڑھ ماہ ابن محمد رحیم الافضل صاحب مربی سلسلہ مظفرگڑھ ایک ہفتہ سے بعارضہ دست، بخار بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گوجرخان ضلع راولپنڈی کی والدہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد عبداللہ صاحب مورخہ ۲۲ اپریل ۹۳ء بروز جمعرات چند روز بعارضہ قلب بیمار رہ کر ایم۔ ایچ ہسپتال راولپنڈی میں انتقال کر گئیں۔ آپ کی عمر ۷۷ سال تھی آپ موصیہ تھیں۔ مورخہ ۲۳ اپریل ۹۳ء بروز جمعہ بعد نماز فجر ان کا جنازہ محترم مولوی سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں پڑھایا۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ دعا محترم مولوی مبارک مصلح الدین صاحب نے کرائی۔ احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم بشیر احمد رندھاوا صاحب ولد عبدالمجید رندھاوا صاحب ساکن ولی پور جوڑا ضلع سیالکوٹ وصیت نمبر ۲۳۴۸۳ کا ۷۸ء تا حال کوئی رابطہ دفتر وصیت سے نہیں ہے۔

○ مکرم افتخار احمد چیمہ صاحب ولد عبدالحی چیمہ صاحب ساکن خانپور شمالی ڈیرہ غازیخان وصیت نمبر ۲۳۶۴۰ کا رابطہ ۷۸ء تا حال دفتر وصیت سے نہیں ہے۔

○ محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد ادریس صاحب ناظم آباد کراچی کا دفتر وصیت سے ۸۶ء کے بعد سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

○ مکرم محمود احمد صاحب ولد چوہدری محمد اسحٰق صاحب۔ ۱۶۰-A ٹی۔ڈی اے پیر جگی تحصیل و ضلع لیہ وصیت نمبر ۲۳۹۰۴ کا رابطہ ۷۹ء سے دفتر وصیت سے نہیں ہے۔

○ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ محمد ذکریا چغتائی صاحب ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی وصیت نمبر ۲۴۱۰۳ کا دفتر وصیت سے ۷۹ء کے بعد سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

○ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب زوجہ ڈاکٹر جاوید احمد صاحب عمرکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ وصیت نمبر ۲۲۴۴۸ کا رابطہ دفتر وصیت سے ۷۶ء کے بعد سے نہیں ہے۔

○ مکرم محمد حسن صاحب ولد عبدالغنی صاحب بھٹی شرقپور ضلع شیخوپورہ وصیت نمبر ۲۲۴۸۳ کا رابطہ دفتر وصیت سے ۸۶ء کے بعد سے نہیں ہے۔

○ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت کیپٹن سعید احمد صاحب زوجہ شیخ مبشر احمد صاحب ربوہ وصیت نمبر ۲۲۷۵۴ کا رابطہ ۸۱ء کے بعد سے دفتر سے نہیں ہے۔

○ مکرم شفیق احمد صاحب ولد سردار شکر علی صاحب ڈرگ روڈ کراچی، چونیاں ضلع قصور وصیت نمبر ۲۲۸۵۲ کا ۸۶ء کے بعد سے دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

○ مکرم اعجاز احمد صاحب ولد مکرم عبدالرزاق صاحب ساکن بھریا روڈ نواب شاہ سندھ وصیت نمبر ۲۲۸۹۸ کا رابطہ دفتر وصیت سے ۸۴ء سے نہیں ہے۔

○ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ساکن کھاریاں ضلع گجرات وصیت نمبر ۲۳۱۸۹ کا ۸۶ء کے بعد سے دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

○ مکرم لقمان احمد صاحب ولد حافظ محمد رمضان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ وصیت نمبر ۲۳۲۳۶ کا ۸۱ء کے بعد سے دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

○ مکرم نعیم احمد کاہلوں صاحب ولد چوہدری مسعود احمد صاحب ماڈرن موٹرز راولپنڈی وصیت نمبر ۲۳۴۱۹ کا دفتر وصیت سے ۸۷ء کے بعد سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

مندرجہ بالا احباب کے بارہ میں اگر کسی کو معلوم ہو تو دفتر وصیت کو آگاہ فرمائیں اور خود پڑھیں تو فوراً دفتر سے رابطہ فرمائیں۔ شکریہ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

ضروری اعلان

"اگر کسی دوست کے پاس حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی خود نوشت سوانح "حیاتِ قدسی" کی ۱۹۵۱ء سے پہلے کی چھپی ہوئی کتاب ہو تو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ آگے رابطہ کے لئے اپنا پتہ بھی تحریر فرمائیں یہ کتاب ایک اہم دینی ضرورت کیلئے درکار ہے۔

میجر ریٹائرڈ منظور احمد

۹۲، پرانی سول لائینز ساہیوال پوسٹ کوڈ ۵۷۰۰۰

نتیجہ امتحان مڈل سٹینڈرڈ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ ۹۳-۱۹۹۲ء

خدا کے فضل سے امسال بھی "نصرت جہاں اکیڈمی" کا مڈل سٹینڈرڈ کا امتحان کا نتیجہ نہایت شاندار رہا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	سید عبدالسلام رضوان ولد مکرم عبدالرحمان شاہ صاحب	۷۶۴
۲۔	سلمان احمد ولد مکرم محمد اشرف اسحاق صاحب	۷۴۳
۳۔	عطاء الوحید لقمان ولد مکرم عبدالجبار صاحب	۷۲۸
۳۔	انعام گل ولد مکرم محمد امین صاحب	۷۲۸
۵۔	عدنان عابد ولد مکرم عابد الٰہی صاحب	۷۲۷
۶۔	افتخار احمد فیضی ولد مکرم فیض احمد فیضی صاحب	۷۲۶
۷۔	طارق طلحہ ولد مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب گھمن	۷۲۵
۷۔	احمد فاروق قریشی ولد مکرم نصیر احمد قریشی صاحب	۷۲۵
۹۔	عدنان احمد عارف ولد مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب	۷۱۹
۱۰۔	عثمان احمد ولد مکرم بشیر احمد طارق صاحب	۷۱۳
۱۱۔	اسامہ انور قریشی ولد مکرم محمد انور قریشی صاحب	۶۹۵
۱۲۔	کرامت اللہ ولد مکرم محمد ظفر اللہ صاحب	۶۹۱
۱۳۔	سید عطاء المنان ولد مکرم سید لقمان شاہ صاحب	۶۸۵
۱۳۔	سعادت احمد ولد مکرم بشیر احمد صاحب	۶۸۵
۱۵۔	محمد سید ولد مکرم سلیم اللہ صاحب	۶۷۷

سب طلباء کے نمبر ۷۷ فیصد سے زیادہ ہیں

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ کو عطیات بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور یتیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد شعبہ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیّر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۲ مئی ۔ گرمی کی شدت میں کمی ہے ۔ رات کو ٹھنڈ ہو رہی ہے ۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے قومی اسمبلی توڑے جانے کے خلاف سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی رٹ کی سماعت کے دوران آبزرویشن دیتے ہوئے کہا کہ ہم ایسا فیصلہ دیں گے کہ ہمارا ضمیر اور قوم مطمئن ہو ۔ نواز شریف کے وکیل مسٹر خالد انور نے بحث سمیٹتے ہوئے کہا کہ ۴۰ برس سے مولوی تمیز الدین کی روح تڑپ رہی ہے اب موقع ہے کہ ہم ان کی روح کو چین سے آرام کرنے دیں ۔ میاں نواز شریف کے دوسرے وکیل مسٹر یحییٰ بختیار نے کہا کہ ۸ ویں ترمیم تمام خرابیوں کی جڑ ہے جس کے تحت اہم اختیارات صدر کے پاس ہیں ۔ عدالت بتائے کہ ملک میں پارلیمانی نظام ہے یا کوئی دوسرا ۔ اگر پارلیمانی نظام ہے تو وزیر اعظم کو با اختیار ہونا چاہیئے ۔

○ وزیر اعظم بلخ شیر مزاری نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ انتخابات ۱۴ ، جولائی کو ہونگے ۔ تمام قانونی اور انتظامی اقدامات مکمل ہیں اور انتخابات کی نگرانی کا ڈھانچہ فراہم کرنے کے لئے مسلح افواج کے سربراہوں کو تحریری طور پہ آگاہ کر دیا گیا ہے ۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ میر تاج محمد جمالی کی حکومت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے ان کے خلاف تحریک عدم اعتماد اسی ہفتے پیش ہونے کا امکان ہے ۔

○ وزیر اعظم بلخ شیر مزاری نے مدیران جرائد کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ احتساب منتخب حکومت کا کام ہے ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم صوبائی حکومت میں شریک نہیں ہو رہے ۔ فیصلہ اے پی سی کرے گی ۔ انہوں نے کہا کہ میں جذباتی یا انا پرست نہیں ہوں میں سیاسی مذاکرات پہ یقین رکھتی ہوں ۔

○ ایک اخبار کے مطابق سابق اراکین قومی اسمبلی کی اہمیت اچانک بڑھ گئی ہے مزاری اور دوسری اہم شخصیات نے رابطے شروع کر دیئے ہیں ۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اور گورنر پنجاب کو بھی اہم روابط کا کام سونپ دیا گیا ہے ۔ سابق وزیر اعظم اور موجودہ حکومت نے اپنے اپنے حامی سابق اراکین قومی اسمبلی کو اسلام آباد پہنچنے کی ہدایت کر دی ہے ۔ انہیں ایک ہفتہ تک اسلام آباد ہی میں رکھا جائے گا ۔

○ پاکستان میں مقیم ۱۵ لاکھ افغان باشندوں کو واپس ان کے وطن بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ حکومت پاکستان ان پر ۹۰ کروڑ روپے سالانہ خرچ کرتی ہے جو قومی خزانہ پہ بہت بڑا بوجھ ہے ۔

○ پشاور میں مقیم سینکڑوں عرب رضا کار گرفتاری کے خوف سے فرار ہو کر جلال آباد پہنچ گئے ہیں ۔ عرب باشندوں کو پاکستانی حکام نے مشورہ دیا ہے کہ وہ رضاکارانہ طور پر اپنے وطن واپس چلے جائیں ۔

○ حکومت نے دھاگے پولیسٹر ، فائبر اور فلامنٹ یارن پر ایکسائز ڈیوٹی و درآمدی ڈیوٹی کم کر دی ہے ۔

○ سابق وفاقی وزیر حاجی سیف اللہ نے کہا ہے کہ وہ آٹھویں ترمیم کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے واپس وطن آ رہے ہیں ۔

○ مصر نے الزام لگایا ہے کہ سوڈان ایرانی عسکریت پسندوں کی مدد سے مصر میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے ۔ پاکستان نے بھی ۲۳۰ ، مذہبی انتہا پسندوں کو مصر بھیجنے کی بجائے سوڈان روانہ کیا ہے ۔ حالانکہ یہ مذہبی انتہا پسند حکومت مصر کو درکار تھے ۔

○ گذشتہ پیر کے دن دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ پر ایک ہی دن میں ۳۷ کوہ پیما جمع ہو گئے ۔ کوہ پیمائی کی تاریخ میں یہ ایک ریکارڈ ہے ان کوہ پیماؤں میں ۸ عورتیں شامل ہیں ۔

○ افغانستان میں توپوں نے آگ اگلنا شروع کر دی ہے ۔ شمال مغربی کابل پر حملے جاری ہیں ۔ اقتدار کی تقسیم کے لئے حکمت یار نے گرینڈ شوریٰ بلوانے کی تجویز پیش کر دی ہے ۔

○ سربوں کے خلاف اپریشن کے مسئلے پر امریکہ اور اتحادیوں میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں ۔ یورپی ممالک مسلمانوں کو مسلح نہیں کرنا چاہتے ۔ یورپی ممالک کے رویئے سے امریکی صدر ناراض ہو گئے ۔

○ وفاقی وزیر اور احتساب کمیٹی کے سربراہ میاں زاہد سرفراز کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں توہین عدالت کی درخواست دائر کر دی گئی ہے ۔ اس درخواست میں وفاقی وزیر کی پریس کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے الزام عائد کیا گیا ہے کہ احتساب کمیٹی کے سربراہ نے عدالتی کیسوں کا حوالہ دے کر اعلیٰ عدالتوں کے خلاف رائے عامہ متحرک کرنے کی کوشش کی ہے ۔

○ وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ نواز شریف سمیت مختلف شعبوں کی اہم شخصیات کو سرکاری میڈیا پر وقت دیں گے ۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات وجرائد کو اشتہارات دینے کے لئے یکساں پالیسی پر عمل ہو رہا ہے ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور مجاہدین میں جھڑپوں کے نتیجے میں ۸ فوجی ہلاک اور ۴ مجاہدین شہید ہو گئے ریاستی پولیس نے مزید ۷۹ اہلکاروں کو ملازمتوں سے برطرف کر دیا ہے ۔ بھارتی تعداد کا تبادلہ بھارت کی دیگر مختلف ریاستوں میں کر دیا گیا ہے ۔ سری نگر میں بھارتی فوج نے ۱۲ سے زائد مکانوں کو نذر آتش کر دیا ۔

○ اگر قومی اسمبلی کو بحال کر دیا گیا تو صدر قومی اسمبلی میں پنجاب اسمبلی کا ڈرامہ دوہرا کر نواز شریف کو وہیں کھڑا رہنے پر مجبور کر سکتے ہیں جہاں وہ اب ہیں ۔

○ مسٹر یحییٰ بختیار نے کہا ہے بینظیر بھٹو ان سے ناراض ہیں مگر میں سچ کہنے سے نہیں رکوں گا ۔ انہوں نے کہا کہ میں ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف بات کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا وہ میرے محسن تھے ۔

کیا آپ کو

پیٹ درد ، قبض ، اسہال ، پیچش ، گیس ، بد ہضمی ، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دواؤں کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آسکتا ہے

ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 00۔20 روپے فی شیشی
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 00۔10 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی ۔ ایم اے ۔ ایل ایل بی ۔ فاضل عربی ۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ ۔
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش :۔ کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل

گول بازار ربوہ

فون آفس 771، کلینک 606، رہائش 607

درخواستیں مطلوب ہیں

پی ۔ آئی ۔ اے میں بطور فلائٹ سٹیورڈ شمولیت کے لئے سیکنڈ کلاس گریجوایٹ نوجوان سے جن کی عمر ۲۵ سال ہو ، درخواستیں مطلوب ہیں ۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۹ مئی ۱۹۹۳ء ہے ۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت ۲۱ اپریل راولپنڈی ایڈیشن ملاحظہ فرمائیں ۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

براڈ ڈش انٹینا کیلئے رابطہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کیا جاوے

WAZ SATELLITE SYSTEMS

بہترین ریسیور اور ڈش انٹینا
قیمت -/15000
دفتر ۳۰۲۴ فون نمبر دفتر ۲۶۴۴ رہائش ۳۰۲۴
رابطہ :۔ میاں حفیظ احمد ۔ احمدیہ منزل وزیر آباد ۔ موتی بازار ضلع گوجرانوالہ
راولپنڈی رابطہ :۔ میاں نصیر احمد ۔ میاں سعید احمد
وقت بعد نماز عشاء فون نمبر ۴۲۹۷۷۱